"گھمن پارٹی کے عقائد و نظریات فی حیات القبور و سماع الاموات "

"عقیدۂ خروجِ روح" اور " کیفیتِ موت"

عبدالشکور ترمذی نے لکھا: ہدیۃ الحیران صفحہ 329 پر

"آپ حیات کے اس نظریہ پر تمام علمائے دیوبند کا اجماع ہے... انبیاء کی ارواح کا اخراج جسم سے نہیں ہوتا۔۔ارواح سمٹ جاتی ہیں اور دل کے اندر بند کر دیا جاتا ہے روح کو اور حواس معطل ہو جاتے ہیں، بعد از موت زائلِ حیات نہیں ہے۔ انبیاء کی حیات، دنیوی حیات ہے، برزخی نہیں اور ہے بھی برابر کہ موت آنے پر حیات میں کوئی تبدیلی نہیں"

مولانا سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں "موت کا مفہوم عرفِ عام میں جان نکل جانے کا نام ہے یعنی جب روح جسم سے نکل جاتی ہے تو اس کو موت کہتے ہیں، علماء کا معنٰی کا کیا ہے کہ روح کا تعلق جسم سے منقطع ہو جائے۔ قرآن و حدیث کے نصوص وارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ روح وقت سے نکالی جاتی ہے آسمانوں کی طرف لے جائی جاتی ہے اور اپنی مقررہ جگہ پر رکھی جاتی ہے" (تسکین الصدور صفحہ 212)

جمہور علماء اسلام موت کا معنٰی انقطاع الروح عن البدن ہی کرتے ہیں (تسکین الصدور صفحہ 216)

دلائل صریحہ سے ثابت ہے کہ موت کے وقت روح جسم سے نکالی جاتی ہے (تسکین الصدور صفحہ 102)

اب یا تو مفتی شکور ترمذی کی بات مانو (روح نہیں نکلی) یا مولانا صفدر صاحب کی ! (کہ روح نکلتی ہے) ۔ایک کی مانو تو اجماع کا منکر ہو کے اہلِ سنت سے خارج ہونا پڑے گا، دوسرے کی مانو تو قرآن و حدیث، دلائل صریحہ کا منکر ہونا پڑے گا۔

اسکے بعد ڈاکٹر خالد محمود صاحب پی ایچ ڈی لندن کا نظریہ:

"خدائی وعدہ پورا ہوا، اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک، اگر جسم سے نکل کر، جسم کے اندر ہی جو خالی حصے ہوتے ہیں مثلاً قلب دل ہے۔۔دل کے اندر پورے کا پورا گوشت نہیں۔۔پورا خون بھی نہیں۔۔اس بدن کے اندر خلاء بھی تو ہے تو اگر پورے بدن سے روح کا انفصال بھی ہو، مگر وہ بدن کے اسی حصے کے اندر رہے اور قلب کے اس حصے کے اندر رہے جس میں یہ خلا تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ روح بدن سے نکلی اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ نہیں نکلی۔

اگر کہو بدن سے نکلی، باقی بدن سے اور اندر رہی اس خلاء مین جو بدن کے اندر ہے تو جب اس قسم کے بہت احتمالات کی بہت گنجائش ہو سکتی ہے۔ (یادگار خطباتِ خالد جلد 1 صفحہ 277)

تو یہ جناب بھی ایک جگہ منکرِ اجماع ہیں (شکوری فتوے کی رو سے) اور دوسری جگہ قرآن وسنت کے منکر ہیں (صفدری فتوے سے)۔

ماسٹر اوکاڑوی کا نظریہ:

تسکین الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء 224 مسئلہ حیات انبیاءؑ

کیونکہ موت نام ہے روح کے نکلنے کا۔

اب جب انبیاء علیہم السلام کی روح موت کے وقت نکلی پھر جب سوال و جواب کے وقت لوٹائی گئی تو اب اس کو دوبارہ نہیں نکالا جاتا۔ پس اگر وہ نکلتی تو یہ دوسری موت ہوتی۔ چونکہ آنحضرت ﷺ کی روح دوبارہ نہیں نکلی، اس لئے دوسری موت واقع نہیں ہوئی بلکہ حیات ہی باقی ہے۔ پس یہی مراد ہے سیدنا صدیق اکبرؓ کے قول لا یذیقک اللہ الموتتین ابدا کافروں کے بارے میں اللہ جل شانہ کا ارشاد مبارک۔ ہے کہ وہ جب قیامت کے دن اٹھیں گے تو کہیں گے من بعثنا من مرقدنا کہ کس نے ہمیں ہماری خواب گاہ سے اٹھایا؟ تو یہ کافر خواب گاہ کا ذکر کر رہے ہیں گویا کہ ان پر بھی نیند کی حالت ہے اور نیند ہوتی ہے تعلق روح سے، نہ کہ تلبس روح سے۔ اس لئے باقی لوگوں کو عذاب وثواب تعلق روح سے ہوتا ہے تو اب یہ جو دوسری مرتبہ روح نکالی جاتی ہے یہ انبیاء علیہم السلام کی نہیں نکالی جاتی۔ اسی لئے اس حدیث کے تحت بخاری شریف کے حاشیہ میں لکھا ہے

تمسک بھذا من انکر الحیات فی القبر واجیب عن اھل السنۃ المثبتین لذالک ان المراد نفی الموت اللازم الذی یثبت البتہ عمر بقولہ ولیبعثنہ اللہ ...... الخ.

والاحسن ان یقال ان حیاتہ ﷺ لا یتعقبھا موت بل یستمر حیا والانبیاء احیاء فی قبورھم.

ترجمہ...... دلیل پکڑی اس کے ساتھ ان لوگوں نے جنہوں نے حیات فی القبر کا انکار کیا اور اہل سنت و جماعت جو حیات فی القبر کو ثابت کرتے ہیں کی طرف سے جواب دیا گیا کہ مراد موت لازم کی نفی ہے اور بہتر یہ ہے کہ یہ کہا جائے گا کہ آپ ﷺ کی حیات کے بعد موت نہیں بلکہ حیات ہی کو استمرار حاصل ہے۔ والانبیاء احیاء فی قبورھم. اب دیکھیں اس حاشیہ سے معلوم ہوا کہ جو حیات فی القبر کا انکار کرتے ہیں وہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں، کیونکہ

تسکین الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء 222 مسئلہ حیات انبیاءؑ

ہیں پس اگر وہ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم کیا پیچھے لوٹ جاؤ گے؟ اور جو پیچھے لوٹ جائے گا پس وہ اللہ کو کسی قسم کا نقصان نہیں دے سکتا، عنقریب اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو جزاء دیں گے۔

اب اس خطبہ صدیقیؓ میں حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے فرمایا ان محمدا قد مات اب زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے صحابہؓ نے اس پر اتفاق کر لیا، لھذا اس پر اجماع ہو گیا۔ اب اگر اس اجماع کے مقابلے میں اجماع ہی پیش کر دیں کہ موت کے بعد آنحضرت ﷺ کی حیات پر بھی اجماع ہے تو دلیل برابر ہو جائے گی۔ اب یہاں پہلے ایک یہ بات بھی سمجھ لیں سیدنا فاروق اعظمؓ نے یہ کیوں فرمایا واللہ ما مات رسول اللہ ﷺ کہ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے۔ حالانکہ اس سے پہلے حضرت عمرؓ نے کبھی اس شخص کے بارے میں یہ نہیں فرمایا تھا جو فوت ہو چکا ہو کہ یہ فوت نہیں ہوا۔ لیکن حضور ﷺ کے بارے میں فرما رہے تھے کہ فوت نہیں ہوئے کیونکہ فاروق اعظمؓ کی نظر آپ ﷺ کے قلب مبارک کی طرف تھی ان کو قلب میں حیات کے آثار محسوس ہو رہے تھے، تو وہ کیسے آپ ﷺ کی حیات کا انکار کرتے۔ چنانچہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے سمجھا دیا کہ انبیاء علیہم السلام کی موت اسی طرح ہوتی ہے کہ ان کا دل زندہ ہوتا ہے۔ انک میت وانھم میتون کا وعدہ یہی ہے۔ عام لوگوں کی موت اور نبی کی موت میں فرق ہے، جیسے عام لوگوں کی نیند اور نبی کی نیند میں فرق ہے۔

حضرت ... کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ جیسے زمین ... ہے اس پر اندھیرا اس کا ذاتی

اوکاڑوی صاحب کے دو نظریے 'خروجِ روح' پر،، ایک جگہ جسم سے نکل جانا دوسری جگہ قلب میں حیات کا ہونا ایک جگہ عذاب وثواب روح پر ہی تسلیم کرتے ہیں (تسکین الاذکیاء صفحہ 224،222)

"عقیدہِ اعادہ روح"

مفتی عبدالشکور ترمذی ہدیۃالحیران صفحہ 354 پر لکھتے ہیں کہ "دلائلِ قطعیہ سے ہر ایک میت کے لیئے اعادہ روح ثابت ہے۔ "

اعادہ روح اور حیاتِ جسمانی کا دوام واستمرار اس گزارش کے پیشِ نظر ان احادیث سے قدرِ مشترک کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے روضہ اطہر میں دائمی طور پر اعادہ روح اور جسمانی حیات کے دوام واستمرار کا ثبوت ہو جاتا ہے (ہدیۃالحیران صفحہ 365)

انبیاء وغیر انبیاء سب کے لیئے بعد از وفات اعادہ ارواح الی الابدان احادیث صحیحہ سے ثابت ہے (ہدیۃالحیران صفحہ 368)

شھداء کے اجساد میں انکی ارواح موجود ہوتی ہیں اور روح کے موجود ہونے کی وجہ سے ان کا جسم زندہ اور ان کو جسمانی حیات حاصل ہوتی ہے۔ (حیاتِ انبیاء کرامؑ صفحہ 121۔ عبدالشکور ترمذی)

سرفراز صاحب نے لکھا تسکین صدور باب دوم 'اعادہ روح' میں صفحہ 106

دلائل صریحہ سے ثابت ہے کہ موت کے وقت روح جسم سے نکالی جاتی ہے اور علیین اور سجین جو اس کا مستقر ہے پہنچادی جاتی ہے مگر یہ بھی صریح براھین سے ثابت ہے کہ قبر میں میت کر طرف اس کی روح لوٹادی جاتی ہے اس لیے ہم اعادہ روح کے دلائل عرض کر دیں تاکہ ماننے والوں کے ایمان وایقان میں اضافہ ہو۔

یہ تحقیق اس مسلک پر مبنی ہے کہ قبر میں نکرین کے سوال کے وقت مردوں کو زندہ کیا جاتا ہے مگر جمہور اس کے خلاف ہیں (یعنی جمہور امت کا عقیدہ اسکے برعکس ہے کہ روح نہیں لوٹائی جاتی۔ از ناقل) تسکین الصدور صفحہ 242

زاھد الحسینی رحمتِ کائنات صفحہ 129 میں لکھتے ہیں

روح کا بدن کی طرف قبر میں لوٹایا جانا سب مردوں کے لیئے ثابت صحیح احادیث سے ثابت ہے۔۔۔ روح اس طرح ڈالا جاتا ہے جیسے برتن میں کوئی چیز ڈالی جاتی ہے۔ (رحمتِ کائنات-130)

ایک آدمی دفن کے بعد جب کفن چوروں نے اسکی قبر کھودی تو وہ زندہ ہو کر بھاگ ایا پھر کافی زمانہ زندہ رہا۔ اسکو اللہ تعالیٰ نے بیٹا بھی دیا اس کا نام مالک تھا۔ (رحمتِ کائنات صفحہ 72)

رحمتِ کائنات کے شروع میں ایک بزرگ زاھد الحسینی صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں۔۔

آپ نے رحمتِ کائنات میں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ مقدس کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ عنصری کے اندر بعینہٖ دنیاوی زندگی کی طرح روح کا موجود ہونا ثابت کیا ہے۔

اللہ یار خان چکڑالوی لکھتا کہ ۔۔۔ عودِ روح کے متعلق احادیث متواترہ صاف اور صریح موجود ہیں اور اس پر اہلِ سنت والجماعت کا اجماع ہے۔ عودِ روح کا منکر حدیث کا منکر ہے اور اجماع کا بھی منکر ہے۔ اہلِ سنت والجماعت سے بھی اسکا کوئی تعلق نہیں۔

حیاتِ برزخیہ صفحہ 61

عقیدہ سماع الموتٰی

سرفراز صاحب نے لکھا کہ ادراک، شعور، فہم اور سماع میں مردے اور زندہ برابر ہیں۔ سماع الموتٰی صفحہ 221

ہر میت اپنے زائر کو پہچانتی ہے سماع الموتٰی صفحہ 30

جب کوئی زندہ شخص قبر پہ آکر سلام و کلام کرتا ہے تو مردے اس کو آواز اور لب و لہجہ سے پہچان لیتے ہیں صفحہ 31 سماع الموتٰی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہِ اقدس پر حاضر ہونے والا ادب خشوع اور تواضع کو لازم پکڑے اور ہیبت کے مقام پر نگاہ کو نیچی رکھے جیسا کہ آپ کی زندگی میں آپ کے سامنے کرتا تھا کیوں کہ آپ زندہ ہیں اور یہ بات ذہن میں ضرور رکھے کی آپ آنے والے کے اپنے سامنے کھڑا ہونے، اس کے سلام کو سنتے ہیں جیسا کہ آپ کی زندگی کی حالت میں تھا کیونکہ آپ کی موت و حیات میں امت کی مشاہدات اور ان کے احوال، میعات، عزائم اور خیالات کو پہچاننے میں کوئی فرق نہیں۔ سماع الموتٰی صفحہ 36

اللہ یار خان چکڑالوی لکھتا ہے:

اہلِ قبور کے ادراک، فہم، اور شعور سے انکار کرنے والا کافر نہیں تو ملحد یقیناً ہے (سیف اویسیہ صفحہ 138)

سماعِ موتٰی حدیثِ متواتر سے اور اجماعِ امت سے ثابت ہے، اور نص کے مقابلے میں قیاس مردود ہے۔ اور پھر یپ قیاس شخصی ہے، قیاسِ شرعی بھی نہیں نص کے مقابلے میں پیش کر کے ابلیس رجیم بن گیا۔ (سیف اویسیہ صفحہ 136)

ایک طرف متواتر احادیث اور اجماعِ صحابہ ہے اور دوسری طرف صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔ (حیاتِ برزخیہ صفحہ 225)

انہی کے بزرگ نور الحسن شاہ صاحب جنہوں نے حیات الموات لکھی کتاب۔۔۔۔

حیات الموات صفحہ 8 پر لکھا کہ "اصل مسئلہ حیاتِ موتٰی کا ہے نا کہ حیات النبی کا اول تو یہ مسئلہ عقائدِ ضروریہ سے نہیں اور غلط عنوان دے کر اسے الجھا دیا گیا ہے عام طور پر جو اس مسئلہ پر کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا عنوان حیات النبی یا حیات الانبیاء، مثلاً علامہ خالد محمود کی مدارک الاذکیاء فی حیات الانبیاء، قاضی شمس الدین صاحب کی مسالک العلماء فی حیات الانبیاء۔۔۔ اس عنوان سے بات کا رخ حیات الانبیاء خصوصاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر گیا ہے غلط طور پہ حیات النبی کی بات چھڑ گئی ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک بحث میں آگئی ہے۔ حالانکہ بات اصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں بلکہ تمام انبیاء، شہداء، اولیاء حتیٰ کہ بات عام مسلمانوں کی حیات کی بھی نہیں در اصل بات ہے عام موتٰی کی حیات کے متعلق جن میں کفار و مشرکین اور منافقین بھی شامل ہیں۔

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١١١﴾ ------- ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو دلیل تو پیش کرو (سورۃ البقرۃ آیت 111)

جمعیتِ اشاعت التوحید والسنۃ کا عقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

- حضرت محمد ﷺ کی موت شریف خروج روح سے واقع ہوئی جیسا کہ عام قانونِ قدرت ہے۔
- حضرت محمد ﷺ کی روح مبارک جسدِ اطہر سے نکلنے کے بعد رفیقِ اعلیٰ (جنت الفردوس) میں چلی گئی، اور قیامِ قیامت تک وہیں قیام پذیر رہے گی۔
- بوقتِ قیامت، نفخۂ ثانیہ میں (جب دوسری دفعہ صور پھونکا جائے گا تو) آپ ﷺ کی روح مبارک واپس جسدِ اطہر میں داخل کی جائے گی اور آپ ﷺ اُسی دنیاوی حیات سے زندہ ہو کر قبر مبارک سے اٹھیں گے۔
- اور موت سے تا قیامت تک آپ ﷺ کا جسدِ اطہر محفوظ و معطر رہے گا مگر یہ جسد دنیاوالی حیات سے عاری ہے اور اس میں روح موجود نہیں۔

——— جزاک اللہُ خیرا ———